وائظ الجہاز

شرک کسے کہتے ہیں؟

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

شِرک کسے کہتے ہیں؟

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

شِرک کسے کہتے ہیں؟

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

شِرک کی تعریف

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین وحدَہٗ لاشریک ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں، وہ واجب الوُجود ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اللہ تعالی کی ذات، صفات، یاعبادت میں کسی کواُس کے برابر جاننا، یااُس جیسا ماننا شرک ہے۔ علّامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ تعالی علیہ شرک کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مجوسیوں (آگ کی عبادت کرنے والوں) کی طرح کسی کوواجبُ الوجود جان کر اُلوہیت میں شریک کرنا، یابُت پرستوں کی طرح کسی کوعبادت کا حقدار سمجھنا شِرک ہے"[1]۔

(١) "شرح العقائد النَسَفية" الله تعالى خالقٌ لأفعال العباد كُلّها، صـ٨٢.

شرک کی اقسام

عزیزانِ محترم! "شرک کی تین ۳قسمیں ہیں: (۱) شرک فی العبادۃ (۲) شرک فی الذات (۳) شرک فی الصفات۔

شرک فی العبادۃ

شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ اللہ کے سوا، کسی اَور کو بھی عبادت کے لائق سمجھنا، جیسے مشرکینِ مکّہ، کہ خانۂ کعبہ میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بُت رکھے ہوئے تھے، جن کی وہ لوگ پوجا کیا کرتے تھے۔

شرک فی الذات

شرک فی الذات یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالی جیسا مانے، جیسے مجوس، جو دو ۲ خداؤں کو مانتے ہیں۔

شرک فی الصفات

شرک فی الصفات یہ ہے کہ کسی ذات وشخصیت میں اللہ تعالی جیسی صفات مانے۔

الحمد للہ! مسلمان ہر قسم کے شِرک سے محفوظ ہے، وہ نہ شِرک فی العبادۃ میں مبتلا ہے، نہ شِرک فی الذات میں، اور نہ ہی وہ شِرک فی الصفات میں مبتلا ہے؛ کیونکہ مسلمان نہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتا ہے، نہ اُس کے سوا کسی کو اِس لائق جانتا ہے، نہ ہی اللہ تعالی جیسا کسی کو مانتا ہے، اور نہ ہی اللہ کی صفات جیسی صفات کسی کے لیے تسلیم کرتا ہے"[۱]۔

(۱) دیکھیے: "اسلامی عقائد و مسائل" شرک کی حقیقت، ص۹۶۔

شرک سے بچنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اہلِ ایمان کو اپنی بندگی کرنے، اور شرک سے بچنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾[1] "اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ!"۔ "نہ جاندار کو، نہ بے جان کو، نہ اُس کی رَبوبیت میں، نہ اُس کی عبادت میں"[2]۔

شرک ایک ظلمِ عظیم ہے

حضراتِ ذی وقار! شرک تمام کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے، یہ گناہ ایمان کی ضِد ہے، یعنی جو بدنصیب اس گناہِ کبیرہ کا اِرتکاب کرے گا، وہ ایمان کی دَولت سے محروم ہو جائے گا، قرآنِ کریم میں اس گناہِ کبیرہ کی خوب مذمّت بیان کی گئی ہے، اور اسے بہت بڑا ظلم قرار دیا گیا ہے۔ حضرت لقمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے اس گناہِ عظیم سے بچنے کی خاص تاکید فرمائی، اسے قرآنِ کریم میں یوں بیان فرمایا گیا: ﴿وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾[3] "(یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا، کہ اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، یقیناً شرک بڑا ظلم ہے"۔ "کیونکہ اس میں غیر مستحقِ عبادت کو مستحقِ عبادت قرار دینا ہے، اور عبادت کو اس کے محل (مقام) کے خلاف رکھنا، یہ دونوں باتیں ظلمِ عظیم ہیں!"[4]۔

---

(۱) پ۵، النساء: ۳۶.

(۲) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" پ۵، النساء، زیرِ آیت: ۳۶، صـ۱۶۵۔

(۳) پ۲۱، لقمان: ۱۳.

(۴) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۱، لقمان، زیرِ آیت: ۱۳، صـ۷۶۰۔

مُشرِک کاٹھکانہ

عزیزانِ مَن! شرک ایک ایسا بد ترین گناہِ کبیرہ ہے، جس کا اِرتکاب کرنے والے پر جنّت کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جاتے ہیں، اور جہنّم کا گڑھا اس کا دائمی مقدّر اور ٹھکانہ قرار پاتا ہے! ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾[١] "یقیناً جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنّت حرام کر دی، اور اس کاٹھکانا دوزخ ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں!"۔

دردناک عذاب کی وعید

رفقانِ ملّتِ اسلامیہ! جب نصاریٰ (عیسائیوں) نے اللہ تعالی کے اَحکام سے رُوگردانی کی، اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت میں تحریف کر کے "عقیدۂ تثلیث" (تین ۳ خداؤں کا مُشرکانہ عقیدہ) اپنایا، تو اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم میں اس کی سختی سے نفی فرمائی، اور انہیں دردناک عذاب کی وعید دیتے ہوئے فرمایا: ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾[٢] "یقیناً وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ "اللہ تین ۳ خداؤں میں سے تیسرا ہے" اور خدا تو نہیں مگر ایک، اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو اُن میں کافر مریں گے، ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا!"۔

---

(١) پ٦، المائدة: ٧٢.

(٢) پ٦، المائدة: ٧٣.

مشرکوں سے رشتہ داری کی مُمانعت

حضراتِ گرامی قدر! مشرکوں سے میل جول، دوستی اور رشتہ داری سخت حرام ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ حَتّٰى يُؤۡمِنَّ‌ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ‌ۚ وَلَا تُنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَتّٰى يُؤۡمِنُوۡا ؕ وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكُمۡ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ يَدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ﴾[1] "شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مسلمان نہ ہوجائیں، اور یقیناً مسلمان لَونڈی مُشرِکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو! اور مُشرِکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، اور یقیناً مسلمان غلام، مُشرِک سے اچھا ہے، اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو! وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں!"۔ تو اُن سے اجتناب ضروری، اور ان کے ساتھ دوستی وقرابت نارَوا ہے[2]۔

روزِ حشر مشرکوں کا پچھتاوا

آج جو کُفّار ومشرکین اللہ رب العالمین کی ذات وصفات میں کسی کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں، یا اُس کی مثل خود ساختہ بُتوں کو لائقِ عبادت سمجھتے ہیں، بروزِ قیامت ان کے ہاتھ پچھتاوے اور ناامیدی کے سِوا کچھ نہیں آئے گا، لیکن اس وقت اُن کا پچھتانا کچھ کام نہیں آئے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿تَاللّٰهِ اِنۡ كُنَّا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍۙ﴿۹۷﴾ اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾[3] "اللہ کی قسم! یقیناً ہم کھلی گمراہی میں تھے، جب ہم تمہیں ربُّ العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے!"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۲۲۱.

(۲) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" پ۲، البقرة، زیرِ آیت: ۲۲۱، ص۷۵۔

(۳) پ۱۹، الشعراء: ۹۷، ۹۸.

معبودانِ باطل کو پکارنے کی مُمانعت

حضراتِ محترم! شرک کا تعلق عقیدہ ونظریہ سے ہے، جو شخص خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اَور کو اِلٰہ و معبود جانتا مانتا ہے، اور اس کے خدا ہونے پر یقین رکھتا ہے، تو ایسا عقیدہ شرک ہے۔ قرآنِ کریم میں اس کی سختی سے مُمانعت بیان فرمائی گئی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾[1] "کسی کو اللہ کے ساتھ خدا سمجھ کر مت پکارو!"۔ لہذا اگر کوئی شخص اللہ تعالی کے سِوا کسی کو معبود سمجھ کر پکارے، یا اس کی عبادت کرے، یا اللہ تعالی کی صفات بالذات (مثلاً اَدنی سے اَدنی ذاتی علمِ غیب، قُدرت، تصرُف وغیرہ) کسی اَور کے لیے تسلیم کرے، تو یقیناً یہ شرک قرار پائے گا؛ کیونکہ کائنات میں کسی کو بھی ذاتی طور پر، اللہ تعالی کے دیے بغیر، کوئی اختیار، کوئی قدرت، کوئی تصرُّف اور کوئی علمِ غیب، بلکہ کوئی بھی چیز، ہرگز ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی!۔

انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے لیے عطائی علمِ غیب ماننا شرک نہیں

ہم اہلِ سنّت وجماعت انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے لیے جو بھی تصرُّف واختیار، اور علمِ غیب مانتے ہیں، وہ اللہ تعالی کی عطا سے مانتے ہیں، ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ "اللہ تعالی نے انبیا عَلَيْهِمُ السَّلَام کو اپنے غُیوب پر اِطلاع دی"[2]، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٦ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾[3] "وہ غیب کا جاننے والا ہے، تو اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا، سِوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے!"۔

---

(۱) پ۲۰، القصص: ۸۸.

(۲) دیکھیے: "بہارِ شریعت" "عقائد متعلقہ نبوّت، حصّہ اوّل، ۱/۴۱۔

(۳) پ۲۹، الجنّ: ۲۶، ۲۷.

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے عطائی علمِ غیب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "زمین وآسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے، مگر یہ علمِ غیب کہ اُن کو ہے، اللہ کے دیے سے ہے، لہٰذا اِن کا علم عطائی ہوا، اور علمِ عطائی اللہ عزّوجلّ کے لیے مُحال ہے؛ کہ اُس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا، بلکہ ذاتی ہے۔ جو لوگ انبیاء بلکہ سیّدُ الانبیاء (صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم) سے مطلق علمِ غیب کی نفی کرتے ہیں، وہ قرآنِ عظیم کی اس آیت کے مِصداق ہیں:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾[1] یعنی "قرآنِ عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کُفر کرتے ہیں" کہ آیتِ نفی دیکھتے ہیں اور اُن آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علومِ غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے، انکار کرتے ہیں، حالانکہ نفی واِثبات دونوں حق ہیں؛ کہ نفی علمِ ذاتی کی ہے کہ یہ خاصّۂ اُلوہیت ہے، اِثبات عطائی کا ہے؛ کہ یہ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہی کی شایانِ شان ہے اور مُنافیٔ اُلوہیت ہے۔ اور یہ کہنا کہ "ہر ذرّہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے، تو خالق ومخلوق کی مُساوات لازم آئے گی" باطلِ محض ہے"[2]۔

فتاویٔ شرک کی بُوچھاڑ

میرے محترم بھائیو! آج بعض لوگ بات بات پر مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پیاری اُمت پر کفر وشرک کے فتوے صادر کرتے، اور انہیں کافر ومشرک قرار دیتے ہیں، حالانکہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بذاتِ خود اس احتمال کی تردید فرما چکے ہیں،

---

(١) پ١، البقرة: ٨٥.

(٢) "بہارِ شریعت" عقائد متعلقۂ نبوّت، حصّہ اوّل، ١/٤٤-٤٦۔

حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «وإنّي والله! ما أخافُ عليكم أنْ تشركوا بعدِي»[1] "اللہ کی قسم! مجھے تم پر یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرِک ہو جاؤ گے!"۔

علمائے اسلام نے اس حدیثِ پاک کا یہی مفہوم بیان کیا ہے، کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امّت شرک پر جمع نہیں ہوگی، اللہ تعالی نے اس امّت کو شرک سے محفوظ رکھا ہے[2]۔

اُمتِ مسلمہ کی اکثریت کو مشرِک ثابت کرنے کی تحریک

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ "گروہِ خوارج (بدمذہبوں) نے اپنی باطل تاویلوں اور بےبنیاد باتوں سے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمتِ مسلمہ (اہلِ سنّت وجماعت) کو مشرِک بنانے کی تحریک چلا رکھی ہے! صرف "یا رسولَ اللہ" کہنے، بزرگوں کا ادب واحترام کرنے، مزارات پر حاضر ہونے، اہلُ اللہ (اللہ والوں) کی یاد منانے، تبرُکات سے برکت حاصل کرنے، حُصولِ فیض کی خاطر بزرگانِ دین سے رابطہ اُستوار کرنے، اہلِ تقویٰ کے ہاتھوں کو بوسہ دینے، اور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نورانیت، اختیارات اور علمِ مبارک کو مان لینے پر، کفر وشرک کے فتووں کی بھرمار کردی جاتی ہے۔ اور (اہلِ ایمان کے بارے میں) یہاں تک کہہ دیا جاتا ہے کہ "ابو جہل اور وہ (اہلِ سنّت وجماعت) شرک میں برابر ہیں"[3]۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب الصّلاة على الشهيد، ر: ١٣٤٤، صـ٢١٤، ٢١٥.

(۲) "اسلامی عقائد ومسائل" شرک کی حقیقت، صـ۱۰۴۔

(۳) "شرک کیا ہے اور مُشرک کون؟" صـ۱۸، ۱۹ ملخصًا۔

حکمِ شرک کا زیادہ حقدار

حضراتِ گرامی قدر! جو لوگ اُمتِ مسلمہ پر کفر و شرک کے فتووں کی بُوچھاڑ کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں، عموماً وہی لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہوتے ہیں، حضرتِ سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إنّ ما أتخوّف عليكم رجلٌ قرأ القرآنَ، حتّى إذا رُئِيَتْ بهجتُه عليه، وكان ردئاً للإسلامِ، غيّره إلى ما شاء اللهُ، فانْسلخ منهُ ونبذَه وراءَ ظَهْرِه، وسعَى على جارِه بِالسَّيفِ، ورماهُ بِالشّركِ!» "مجھے تم پر ایک ایسے شخص کا اندیشہ ہے جو قرآن پڑھے گا، یہاں تک کہ جب اس پر قرآن کی رَونق نمایاں ہو، اور وہ اسلام کا سہارا ہو، ایسے میں وہ بدل جائے گا، وہ اپنی پہلی حالت کو چھوڑ کر اسے پسِ پشت ڈال دے گا، اور اپنے (مسلمان) ہمسائے پر تلوار اٹھائے گا، اس پر شرک کا فتوی جڑے گا"۔ (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے عرض کی: یا نبیَ اللہ! دونوں میں سے شرک کا زیادہ سزاوار کون ہوگا: جس پر فتوی لگا وہ، یا فتوی لگانے والا؟ حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «بلِ الرَّامِي!»[1] "فتوی لگانے والا!"۔

لہذا تنگ نظری اور تعصّب کے شکار لوگوں کو چاہیے، کہ اپنے عقائد و نظریات کی اِصلاح کریں، اپنے دل و دماغ میں وُسعت پیدا کریں، اُمتِ مسلمہ کے خلاف اپنے فتووں پر نظرِ ثانی کریں، اور شب و روز کفر و شرک کی گردان کر کے اُمتِ مسلمہ کی سوادِ اعظم کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنے سے باز آئیں!۔

---

(۱) "صحيح ابن حِبّان" كتاب العلم، ر: ۸۱، صـ۵۹، ۶۰.

مسلمانوں پر شرک کے فتوے اور گروہِ خوارج

میرے محترم بھائیو! مسلمانوں پر شرک کے فتوے جھاڑنے والے لوگ، گروہِ خوارج سے تعلق رکھتے ہیں، جن کے بارے میں حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا: «إنّهم انطلَقُوا إِلى آياتٍ نزلَتْ فِي الكُفّارِ، فجعلُوها عَلَى المؤمنِينَ»[1] "(خارجی لوگ ایسے گمراہ ہیں کہ) جو آیات کافروں کی مذمّت میں نازل ہوئیں، انہیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں"۔

صالحین کی بارگاہ میں حاضری دینا مُنافیٔ توحید نہیں

حضراتِ ذی وقار! مسلمانوں کو وَرغلانے کے لیے عام طَور پر یہ بھی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ "کسی نبی ولی کو مشکل کشا، حاجت رَوا، غوث اور مددگار بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا ہمارے لیے اللہ کافی نہیں؟" وغیرہ وغیرہ۔

میرے محترم بھائیو! ایک بھی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ تعالی کے کافی ہونے کا انکار کرے، جس نے ایسا کیا وہ دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا، لیکن اس جملے "اللہ کافی ہے" کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ اب نبیوں ولیوں کی کوئی ضرورت نہیں، وہ کچھ نہیں کرسکتے، ان سے رابطہ نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ اگر یہ بات دُرست ہوتی، تو اللہ تعالی انہیں اپنا نائب وترجمان بنا کر دنیا میں نہ بھیجتا، مخلوق کو ان سے رابطے کا حکم نہیں دیتا، قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اُن کی شان وعظمت بیان نہ فرماتا، انہیں اپنا گروہ اور اپنی جماعت قرار نہ دیتا، حالانکہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿أُولَٰٓئِكَ حِزْبُ اللهِ ۚ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب استتابة المرتدّين والمعاندين ...إلخ، صـ١١٩٤.

اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1] "یہ اللہ کی جماعت ہے، سنتا ہے! اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے"۔ ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا﴾[2] "تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے!"۔ اگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اور اولیائے عظام کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، تو اللہ تعالی صرف اپنا ذکر فرماتا!۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ سے یہ معلوم ہوا، کہ اللہ تعالی کے اِذن واختیار سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے عظام قدّست اسرارہم بھی نفع وفائدہ پہنچاتے ہیں، اور ایسا کرنا حکمِ الٰہی کے عین مطابق ہے۔

صراطِ مستقیم کی طرف لَوٹ آؤ

حضراتِ گرامی قدر! آپ خود ہی بتائیے کہ جب اللہ تعالی پر کامل یقین رکھتے ہوئے، اور اسے کافی جانتے ہوئے، کسی بیماری یا مشکل وقت میں ڈاکٹر یا کسی صاحبِ اختیار کے پاس علاج ومدد کی غرض سے جانا شرک نہیں، تو پھر اللہ تعالی کو کافی جانتے ہوئے اس کے نمائندوں (یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام) کی بارگاہ میں حاضر ہونا، یا انہیں مدد کے لیے پکارنا مُنافئ توحید اور شرک کیسے ہوسکتا ہے؟!

شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ صالحین کو پکارنے اور اسے شرک کہنے والوں کو، دعوتِ غَور وفکر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "چاروں پرندوں کا قیمہ بناکر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہاڑوں پر رکھ دیا تھا، پھر اللہ

---

(١) پ٢٨، المجادَلة: ٢٢.

(٢) پ٦، المائدة: ٥٥.

تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ﴿ثُمَّ ادْعُهُنَّ﴾[1] "ان مُردہ پرندوں کو پکارو!" چنانچہ آپ نے چاروں کو نام لے کر پکارا۔ تو اس سے یہ مسئلہ ثابت ہو گیا کہ مُردوں کو پکارنا شرک نہیں ہے؛ کیونکہ جب مُردہ پرندوں کو اللہ تعالیٰ نے پکارنے کا حکم فرمایا، اور ایک جلیلُ القدر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن مُردوں کو پکارا، تو ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ خداوند کریم کبھی کسی کو شرک کا حکم نہیں دے گا، نہ کوئی نبی ہرگز ہرگز کبھی شرک کا کام کر سکتا ہے، تو جب مَرے ہوئے پرندوں کو پکارنا شرک نہیں، تو خدا کے وفات پائے ہوئے ولیوں شہیدوں کو پکارنا کیسے شرک ہو سکتا ہے؟! جو لوگ ولیوں اور شہیدوں کے پکارنے کو شرک کہتے ہیں، اور "یا غوث" کا نعرہ لگانے والوں کو مُشرِک کہتے ہیں، انہیں تھوڑی دیر سر جھکا کر سوچنا چاہیے؛ تاکہ اس قرآنی واقعہ کی رَوشنی میں انہیں ہدایت کا نُور نظر آجائے، اور وہ اہلِ سنّت کے طریقے یعنی صراطِ مستقیم پر چل پڑیں!""[2]۔

کسی مسلمان کو مشرِک اور بدعتی کہنا گمراہی بددینی ہے

میرے عزیز دوستو، بھائیو، اور بزرگو! ہر مسلمان کا پختہ عقیدہ ویقین ہے کہ اللہ ایک ہے، عبادت یا ذات وصِفات میں اُس کا کوئی شریک نہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اَور کو پوجتے ہیں، یا اللہ کے سوا کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہیں، یا خالقِ کائنات کی خدائی میں کسی کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ مشرِک ہیں، جیسے ہندو لوگ بُتوں اور مُورتیوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں، اور بُتوں کو اللہ کی خدائی میں شریک جانتے ہیں۔

اسی طرح نصاریٰ حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کا بیٹا اور خدا مانتے ہیں،

---

(۱) پ۳۰، البقرة: ۲۶۰.

(۲) "عجائب القرآن" "مُردوں کو پکارنا، ص۵۸، ۵۹۔

مجوس (آتش پرست) آگ کی پوجا کرتے ہیں، یہ لوگ شرکیہ اَفعال میں مبتلا ہیں، اور ایسوں کو مشرِک کہنا حکمِ شریعت کے عین مطابق ہے، البتہ مسلکی تعصُّب اور تنگ نظری کے باعث کسی مسلمان کو مشرِک یا بدعتی کہنا گمراہی ہے بددِینی ہے۔

کچھ لوگ انبیاء اور اولیاء کی شان میں گستاخیاں بے ادبیاں کرکے سمجھتے ہیں، کہ ہم نے توحید کا حق ادا کر دیا! یہ اُن کی سراسر خام خیالی ہے، ایسے خود ساختہ توحیدیوں سے بچ کر رہیں، ان کی صحبت سے کوسوں دُور بھاگیں، اور علمائے اہلِ سنّت وجماعت کی صحبت اختیار کریں!۔

شِرک سے بچنے کی دعا

عزیزانِ مَن! ہر مسلمان کو چاہیے کہ شرک سے بچے، جانے انجانے میں ہونے والی غلطی کوتاہیوں پر اللہ تعالی کی پناہ مانگے، اس سے مغفرت چاہے اور شرک سے بچنے کی دعا کرتا رہے۔ حضرت سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا الشِّرْكَ؛ فَإِنَّهُ أَخفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ» "اے لوگو! شرک سے بچتے رہنا؛ کیونکہ یہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی (پوشیدہ) ہے"، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! (ایسی صورت میں) ہم شرک سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «قُولُوا: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئاً نَعْلَمُهُ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ»[1] "یوں کہو (یعنی یہ دعا کرو) کہ اے اللہ! ہم جانتے بوجھتے کسی کو تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں! اور نادانستہ طَور پر بھی ایسا

---

(١) "المعجم الأوسط" باب الحاء، من اسمه الحسين، ر: ٣٤٧٩، ٤/ ١٠.

کرنے پر تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں!"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا نَوفَل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: «اقْرَأْ: "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا؛ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ»[1] "سورۂ کافرون پوری پڑھ کر سویا کرو؛ کیونکہ یہ شرک سے براءَت (چھٹکارے کا ذریعہ) ہے!"۔

دعا

اے اللہ! ہمیں عقیدۂ توحید پر ثابت قدمی عطا فرما، کفر وشرک سے بچا، ہمارے ایمان کی حفاظت فرما، ہمیں جہنّم کے دردناک عذاب سے محفوظ فرما، ہمیں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ادب واحترام کی توفیق مَرحمت فرما، اُن پاکیزہ نُفوس کو تُو نے جو اِذن واختیار عطا فرمایا، اسے سمجھنے کے لیے ہمارے ذہنوں میں وُسعت پیدا فرما، اپنے نیک بندوں کی صحبت عطا فرما، اور خود ساختہ توحیدیوں بدمذہبوں سے بچالے!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، أبواب النوم، ر: ٥٠٥٥، صـ٧١٠.

وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.